REGD No L 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ

۲؍ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

جلد ۳۸ / ۴	۱۷ ؍ ظہور ۱۳۲۹ ہش	۱۷ ؍ اگست ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۹۰

اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ ۔ ۱۲ ؍ اگست ۔ قائم مقام پرائیویٹ سکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی زیادہ ہو رہی ہے ۔ درد نقرس میں بہت کمی ہو گئی ہے اور افاقہ ہو رہا ہے ۔ دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے ۔

ناصر آباد اسٹیٹ ۱۳ ؍ اگست ۔ جناب قائم مقام پرائیویٹ سکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا ۔ " اب درد نقرس میں بہت افاقہ ہے ۔ گو آج کسی قدر درد زیادہ محسوس ہو رہی ہے ۔ کھانسی بہت زیادہ ہو گئی ہے ۔ صبح ۔ دوپہر اور شام بہت زیادہ کھانسی آتی ہے ۔ اور بعض اوقات کھانسی شروع ہوتی ہے ۔ تو بہت لمبا اچھو آتا ہے " ۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

ناصر آباد اسٹیٹ ۔ ۱۴ ؍ اگست ۔ محترم قائم مقام پرائیویٹ سکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت ابھی ہے ۔ پاؤں کی درد میں افاقہ ہے ۔ لیکن گھٹنوں میں کمزوری محسوس ہوتی ہے ۔ جس کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا مشکل ہے ۔ احباب دردِ دل سے حضور کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

مالاکنڈ پن بجلی پراجیکٹ میں مزید توسیع صوبہ سرحد کے سو سے زائد دیہات اور قصبات میں بجلی کی فراہمی

پشاور ۱۶ ؍ اگست ۔ صوبہ سرحد میں مالاکنڈ پن بجلی پراجیکٹ سے ضلع ہزارہ کے ایک اور قصبے مانسہرہ میں بجلی پہنچا دی گئی ہے ۔ قیام پاکستان کے بعد سے یہ چھٹا اور پچھلے چھ ماہ میں تیسرا مقام ہے ۔ جسے اس پراجیکٹ سے بجلی مہیا کی گئی ہے ۔ اس نئی توسیع پر جس میں پندرہ میل لمبی لائن بچھائی پڑی ہے ۔ قریباً ایک لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے ۔ اب تک صوبہ سرحد کے سو سے زائد قصبات اور دیہات بجلی سے روشن کئے جا چکے ہیں ۔ ضلع ہزارہ کے ایک اور قصبے میں بھی بجلی پہنچانے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں ۔ علاوہ ازیں صوبے کے دوسری اطراف میں بھی وسیع پیمانے پر بجلی کے تار پھیلائے جا رہے ہیں ۔ تا سوابی سب ڈویژن کے چالیس مزید دیہاتوں کو بھی روشن کیا جا سکے ۔ ریاست سوات میں بھی بجلی پہنچانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔ اور امید ہے ۔ کہ اس سال کے اندر اندر وہاں بجلی پہنچ جائے گی ۔

مانسہرہ کے لئے مالاکنڈ پن بجلی پراجیکٹ میں مزید توسیع کا افتتاح کرتے ہوئے کل سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے کہا ۔ پاکستان کو صنعتی ملک بنانے میں مالاکنڈ پن بجلی پراجیکٹ بہت اہم پارٹ ادا کرے گا ۔ حکومت کا ارادہ ہے ۔ کہ تمام صنعتی اداروں کو اس پراجیکٹ سے ملا دیا جائے ۔ تا کہ کوئلہ کی موجودہ کمی خاطر خواہ طریق پر دور ہو سکے ۔ انہوں نے صنعتیں جاری کرنے کے سلسلے میں عوام سے روپیہ لگانے کی بھی پر زور اپیل کی ۔

کوریا میں کمیونسٹ فوجوں کا زور ٹوٹتا جا رہا ہے

ٹوکیو ۱۶ ؍ اگست ۔ آج ٹائیگو سے بارہ میل شمال مغرب کی طرف کمیونسٹ فوجوں نے ایک نیا مورچہ قائم کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن امریکی فوجوں نے اسے ناکام بنا دیا ۔ کہا جاتا ہے ۔ اس معرکہ میں شمالی کوریا کے دو سو سپاہی مارے گئے ۔ ٹائیگو کی طرف بڑھنے والی شمالی کوریا کی فوجوں کو مزید کمک پہنچ گئی ہے ۔ اور وہ ایک بھرپور حملہ کرنے کی فکر میں ہیں ۔ جنوبی کوریا کے ایک فوجی ترجمان کا کہنا ہے ۔ کہ اب دشمن کی طاقت کمزور ہو چکی ہے ۔ اور مزید جنگ جاری رکھنے کے لئے اس کے پاس کافی فوج اور ہتھیار نہیں ہیں ۔ دوسرے محاذوں سے صورتِ حال میں کسی تبدیلی کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ۔

پائیلٹ افسر حسین اختر کی وفات پر ایر وائس مارشل اٹچرلے کا اظہار افسوس

کراچی ۱۶ ؍ اگست ۔ ڈرگ روڈ کے فضائی حادثہ میں ہلاک ہونے والے پائیلٹ آفیسر حسین اختر کی نعش آج بذریعہ طیارہ ان کے آبائی شہر لاہور بھیج دی گئی ۔ پاکستانی ہوائی بیڑے کے افسر اعلیٰ ایر وائس مارشل اٹچرلے نے حسین اختر کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ۔ ہوائی بیڑہ زمانہ جنگ اور زمانہ امن میں اپنے ہوا بازوں سے قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے ۔ مجھے یقین ہے ۔ کہ دفاعِ پاکستان کی خاطر اس قسم کی قربانیوں کو قوم ہنسی خوشی برداشت کرے گی ۔ حسین اختر ایک ہونہار لائق

کراچی ۱۶ ؍ اگست ۔ کراچی کے ناظم نے اعلان کیا ہے کہ جو مہاجرین کراچی میں پناہ گزین ہیں ۔ انہیں کراچی میں ہی آباد کیا جائیگا ۔ اور امید ہے ۔ اگلے دو ماہ کے اندر اندر ان کی آباد کاری مکمل ہو جائیگی ۔

برطانیہ اور امریکہ میں پاکستان کے شاندار مستقبل کے متعلق دستاویزی فلم کی نمائش

لندن ۱۶ ؍ اگست ۔ پاکستان کی تیسری سالگرہ کے موقعہ پر برطانیہ امریکہ اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے سینما گھروں میں ایک نئی دستاویزی فلم کی نمائش کی گئی ۔ اس فلم کا نام " پاکستان کی توقعات " ہے ۔ ۱۸ منٹ کی اس فلمی نمائش میں ایک عملی طور پر سرگرم جمہوری ملک کی مصروفیتیں دکھائی گئی ہیں ۔ اور فلم سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے ۔ کہ یہ ملک ایسا مستقبل تعمیر کر رہا ہے ۔ جس میں ہر پاکستانی کی فلاح مضمر ہے ۔ پاکستان کو ایک پر اعتماد اور قوی قوم کی حیثیت سے دکھایا گیا ہے ۔ جو ایشیا کے ان چند ممالک میں سے ہے ۔ جن کا سخت کرنسی کے علاقہ سے تجارتی توازن موافق ہے ۔ اور جو بین الاقوامی معاملات میں اپنے مقام کی اہمیت سے واقف ہے ۔ فلم میں بتایا گیا ہے ۔ کہ ایسے دور میں جبکہ دنیا کے اکثر حصوں میں پراپیگنڈا حق پر غالب آ جاتا ہے ۔ پاکستانی پریس کو پوری آزادی حاصل ہے ۔ گرچہ ان کی آزادی کا حصول آسانی سے نہیں ہوا ہے ۔ لیکن آج پاکستان کے عوام کو اس کا یقین ہے کہ ان کا ملک ترقی اور خوشحالی کے راستہ پر آگے ہی بڑھتا جائیگا ۔ اور مستقبل میں بھی دنیا کی دوسری آزاد قوموں میں اس کا احترام

کراچی میں کارپوریشن ہال کے سامنے احتجاجی مظاہرہ

کراچی ۱۶ ؍ اگست ۔ آج ایک ہجوم نے جو زیادہ تر خوانچہ فروشوں اور دوکانداروں پر مشتمل تھا ۔ میونسپل کارپوریشن کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا ۔ کھوری گارڈن میں دو خیمے نصب تھے ۔ جن میں لوگ جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے ۔ چونکہ یہ خیمے میونسپل کارپوریشن کی اجازت کے بغیر نصب کئے گئے تھے ۔ اس لئے کارپوریشن کے حکم سے انہیں اکھاڑ دیا گیا ۔ یہ مظاہرہ کارپوریشن کے اس اقدام کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا گیا تھا ۔ ہجوم آفس کے دروازے توڑ کر اندر داخل ہو گیا ۔ اور فرنیچر توڑنے پھوڑنے لگا ۔ اس پر پولیس نے اشک آور گیس استعمال کر کے لوگوں کو منتشر کر دیا ۔ دفعہ ایک سو چوالیس نافذ کر دی

پنجاب کالج آف انجنیئرنگ کے لئے غیر ملکی اساتذہ کی خدمات حاصل کیجائینگی

لاہور ۱۶ ؍ اگست ۔ پنجاب کالج آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے لئے کچھ معلم حاصل کرنے کے لئے پنجاب اور صوبہ سرحد کے جائنٹ پبلک سروس کمیشن کے ایک رکن خان بہادر قاضی ظہور حسین ۱۵ ؍ اگست کو تین چار ہفتوں کے لئے برطانیہ کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں ۔ ان اسامیوں کا اشتہار پاکستان میں دیا جا چکا ہے ۔ برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پاکستانی سفارت خانوں کو کہا گیا ہے ۔ کہ موزوں امیدواروں کے نام کمشن کے پاس بھیجیں ۔ (سرکاری اطلاع)

ایر سیلکشن افسر لاہور کا دورہ

لاہور ۱۶ ؍ اگست ۔ ونگ کمانڈر اے ۔ آر ۔ کے ملک ڈپٹی ڈائرکٹر آف ریکروٹنگ اور فلائٹ لیفٹیننٹ عطاء اللہ شاہ ایر سیلکشن افسر لاہور حسب ذیل پروگرام کے مطابق ہوائی جہازوں پر کام سیکھنے والوں ۔ افسروں اور ہوا بازوں کی بھرتی کے لئے امیدواروں سے ملاقات کریں گے ۔

تاریخ			مقام
۲۴ ؍ اگست ۱۹۵۰ء	ایمپلائمنٹ ایکسچینج		لائل پور
۲۵ "	"	"	سرگودھا
۲۸ "	"	"	ملتان

خواہشمند امیدواران مقامات پر ۷ بجے صبح ملاقات کریں ۔ (سرکاری اطلاع)

ہر قسم کے عمدہ اور سستے
عرق
ملنے کا پتہ
حکیم عبید اللہ انجہانی ربوہ

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کیپٹل کو اپریٹو پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کروا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوئٹہ سے سندھ میں تشریف آوری

از مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

۹/۸/۵۰ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمعہ اہل بیت اور خدام کوئٹہ سے عازم ناصر آباد ہوئے۔ حضور اقدس کے لئے ریزرویشن کا انتظام مکرم غلام محمد صاحب اختر نے کیا۔ اور اس سلسلہ میں انہیں کافی تگ و دو کرنی پڑی۔ صبح کا ناشتہ جہتہ عبدالقادر صاحب نے تمام قافلہ کو دیا۔ اور دوپہر کا کھانا اہلیہ ڈاکٹر غفور الحق صاحب مرحوم نے پیش کیا۔ احباب جماعت کوئٹہ نے تیاری میں مدد کی۔ اور ہر قسم کا تعاون کیا۔ کافی تعداد میں احباب جماعت اسٹیشن پر موجود تھے اور انہوں نے دعاؤں کے ساتھ حضور اقدس کو الوداع کیا۔ بعض احباب سپی سٹیشن تک حضور اقدس کو الوداع کہنے کے لئے آئے۔ یہ اسٹیشن کوئٹہ سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں شیخ مبارک احمد صاحب تاجر کوئٹہ نے حضور اقدس کی خدمت میں چائے پیش کی۔ اور قافلہ کی تواضع کی۔

مکرم اختر صاحب کوئٹہ سے سبی تک حضور کے ہمراہ تشریف لائے۔ اور سبی میں کھانا پیش کیا۔ صبح ۴ بجے گاڑی لاڑکانہ پہنچی۔ آٹھ افراد حضور اقدس کی ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور اقدس کی طبیعت خراب تھی۔ تکلیف کی وجہ سے رات سو نہ سکے تھے۔ حضور نے احباب کی آواز سنی جو بے تابی سے ملاقات کے منتظر تھے۔ تو حضور نے خود ہی ڈبہ کی کھڑکی کھول کر شرف ملاقات بخشا۔ دادو ۱/۲ ۱۰ بجے صبح گاڑی پہونچی۔ وہاں حافظ عبدالحکیم صاحب نے چائے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ انہوں نے قافلہ کی چائے سے تواضع کی۔ حضور اقدس نے تمام دوستوں کو شرف مصافحہ بخشا۔

سوا گیارہ بجے گاڑی کوٹری پہونچی۔ سید عبدالرزاق شاہ صاحب۔ سید غلام مرتضےٰ شاہ صاحب۔ ماسٹر رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ حیدر آباد سندھ بمعہ دیگر احباب حضور اقدس کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کراچی سے حضور اقدس کی ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو کہ صبح کی گاڑی حضور اقدس کے ہمراہ ناصر آباد سٹیٹ تشریف لانے کے لئے پہونچے تھے۔ حضور اقدس کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ لنڈن سے کراچی پہونچ چکے تھے۔ وہ حضور کی آمد کی اطلاع پا کر کوٹری بذریعہ کار تشریف لائے اور حضور اقدس سے ملاقات کی۔ سید غلام مرتضےٰ شاہ صاحب نے اپنے بنگلہ پر حضور اقدس کے قیام کا انتظام کیا ہوا تھا۔ رات حضور اقدس نے وہاں قیام کیا۔ اور دوسرے روز صبح ۵ بجے کی گاڑی حیدر آباد سے ناصر آباد روانہ ہوئے۔ سید غلام مرتضےٰ شاہ صاحب نے کارواں اور ٹرک کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حیدر آباد سے حضور اقدس اور اہل بیت کے لئے ریزرویشن کی ضرورت تھی۔ چنانچہ زائد بوگی لگوائی گئی تھی۔ اس کا انتظام کرنے کے لئے سید عبدالرزاق شاہ صاحب اور محمود احمد صاحب ہیڈ کلرک سٹیشن ماسٹر کوٹری (سندھ) نے خاص تگ و دو کی۔ سیدہ مہر آپا سلمہا اللہ تعالیٰ کوٹری سے کراچی تشریف لے گئیں۔

حیدر آباد پہونچ کر حضور اقدس نے اپنی بیماری درد نقرس میں کافی افاقہ محسوس کیا۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت افاقہ ہے۔ درد میں کمی ہو رہی ہے۔ اور اب حضور اقدس بغیر کسی سہارے کے چل سکتے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

میرپور سٹیشن پر ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی نے صبح کی چائے کا ناشتہ حضور اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ اور تمام قافلہ کی تواضع کی۔

کنجیجی اسٹیشن پر احباب حضور اقدس کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے تمام احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ اور خیریت سے ناصر آباد سٹیٹ پہونچ گئے۔

حضرت اماں جان مدظلہا العالی اور سیدہ ام وسیم سلمہا تعالیٰ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کے ہمراہ لاہور تشریف لے گئیں۔ اور سیدہ ام ناصر سلمہا اللہ اور سیدہ ام متین سلمہا اللہ حضور کے ہمراہ سندھ تشریف لائی ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب احباب پر جنہوں نے اس سفر میں تعاون کیا اور مدد کی اور خورد و نوش کا انتظام فرمایا اپنا فضل فرمائے۔ اور انہیں جزائے خیر دے۔

درخواست دعا

محترمہ حضرت ام وسیم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں۔ عزیز مرزا وسیم احمد صاحب جو قادیان میں تشریف رکھتے ہیں۔ ایک عرصہ سے پیٹ کی خرابی کی وجہ سے علیل چلے آتے ہیں۔ احباب جماعت عزیز موصوف کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

مری قسمت کا چمکا ہے ستارا

نگاہوں کا کیا اس نے اشارا
مری قسمت کا چمکا ہے ستارا

وہ کشتی ڈوبتی جو جا رہی تھی
اسے موجوں نے ہے پھر سے ابھارا

"اِدھر آ کیوں بھٹکتا پھر رہا ہے"
کسی نے دور سے مجھکو پکارا

نہ گھبرا موجہائے بحرِ غم سے
نظر آتا ہے وہ دیکھو کنارا

تمہارا قادیاں دار الاماں ہے
تمہاری مسجد اقصےٰ۔ منارا

تمہارے ایشیا۔ یورپ۔ جزائر
تمہارے ہیں سمرقند و بخارا

خدا جب ساتھ ہو تاثیر اپنے
تو کر سکتا ہے کیا دشمن بچارا

مرزا محمد حیات تاثیر۔ چنیوٹ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعائیں اور صدقات

جڑانوالہ

جماعت ہذا نے چار چھترے اور کچھ رقم نقد بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ ڈاکٹر محمد انور امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ

چک ۸۹ ج ب جھنگ برانچ

مورخہ ۳/۷/۵۰ بروز اتوار اجتماعی طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے جماعت نے دعا کی۔ اور ایک بکرا اور ایک مرغا ذبح کر کے غربا میں صدقہ کے طور پر تقسیم کئے گئے۔ نیز کچھ نقدی اور گندم بھی مساکین میں تقسیم کی گئی۔ چوہدری رحمت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۸۹ ج۔ ب ضلع لائل پور

عالم گڑھ

ایک دنبہ ذبح کر کے بطور صدقہ غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کیا اور نیز اجتماعی دعا بھی کی۔ ماسٹر شیر علی عالم گڑھ گجرات

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

شہر سیالکوٹ کی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کا ایک بکرا ذبح کیا گیا۔ اور اجتماعی دعا ہوئی۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

دلیو کے ضلع سیالکوٹ

اجتماعی دعا کی گئی نیز ایک دنبہ قیمتی ۳۸ روپے بطور صدقہ تقسیم کیا گیا۔ خاکسار غلام رسول واقف زندگی دلیو کے سیالکوٹ

عزیز پورہ (سیالکوٹ)

چندہ بطور صدقہ ۲۳ روپے اور غلہ (گندم) ۳۵ سیر اکٹھا کیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔ ۳۰ روپے اور ۳۵ سیر غلہ مقامی غرباء میں تقسیم کر دیئے گئے۔ اور ۲۰ روپے بطور صدقہ مرکز ربوہ میں بھیجے گئے۔ رحمت خان سیکرٹری تبلیغ عزیز پورہ سیالکوٹ

اوکاڑہ

لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ نے تقریباً ۵۰ روپے جمع کر کے صدقہ کے طور پر غرباء کو کپڑے نقدی وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازی عمر اور صحت کاملہ کے لئے دعا کی۔

خاکسار:۔ نور الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت اوکاڑہ

اعلان معافی

چوہدری محمد اسحٰق صاحب لائل پوری بہرہ والہ کو ان کی درخواست معافی پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم معاف فرما دیا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔
"چونکہ وہ توبہ کرتے ہیں معاف کیا جائے"

(ناظر امور عامہ)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

مودودی صاحب کی تحریکِ شریعت پر ایک نظر

(خواجہ عبدالسلام صاحب بال بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل سیالکوٹ)

(۴)

وضع قوانین

وضع قوانین کے متعلق یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خود بعض امور کے متعلق اوامر و نواہی جاری کرکے مسلمانوں کے لئے کچھ قوانین وضع کر دیئے ہیں۔ لیکن جہاں یہ قوانین جاری نہیں ہیں۔ وہاں مسلمانوں کو کوئی طریق وضع قوانین کا ارشاد نہیں فرمایا گیا۔ مسلمانوں کی ساری تاریخ میں وضع قوانین کا کوئی ادارہ نہیں ملتا ہے۔ قرآن کریم کے واضح احکام اور رسول اللہ صلعم کے واضح تشریحی ارشادات کے علاوہ مسلمان ممالک میں جو قانون کا ایک بڑا ذخیرہ وقتاً فوقتاً جمع ہو چکا ہوا ہے۔ وہ محض مختلف فقہا اور قانون دان اصحاب کے ذاتی قیاسات و آراء ہیں۔ جن کو اس وقت قاضیوں نے قبول کرکے قانون کا درجہ دے دیا۔

نظام عدالت

اسی طرح اگرچہ عدل و انصاف پر قرآن پاک نے بہت زور دیا ہے۔ لیکن اس کی تعمیل کے لئے کوئی طریق کار یا کوئی ایسا ڈھانچہ بنا کر پیش نہیں کیا ہے جسے نظام عدالت کہا جا سکے۔ ایک بنیادی اصول بیان کر دیا گیا ہے۔ اور اس اصولی بنیاد پر مناسب تفصیلی تعمیر بندوں پر چھوڑ دی گئی ہے۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ نظام حکومت کے بارے میں قرآن پاک خاموش ہے۔ دراصل یہ فروعی چیز قرآن پاک کا موضوع نہیں ہے۔ بلکہ اس کے نہایت ہی بلند و بالا مطمح نظر سے بہت ہی پست و کمتر ہے کوئی زمانہ تھا کہ بادشاہت کا دور دورہ تھا۔ اور اُن دنوں جمہوری حکومت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اب جمہوریت کا دور دورہ ہے۔ اس کے بعد خدا جانے حکومت کی نسبت کون سا تصور یا نظریہ انسانی دماغ پر مستولی ہو جائے گا۔ ایسی فانی۔ غیر مستقل اور وقت کے ساتھ بدلنے والی چیز کو اسلام جیسے ہر زمانہ کے لئے صحیح مذہب ہونے کا دعویٰ ہے بنیاد قرار نہیں دیتا۔ اسلام کی اساس ایسے حقائق پر رکھی گئی ہے۔ جن کی صحت دائمی۔ غیر متبدل و لازوال ہے۔

خلفائے راشدین

یہ امر کہ اسلام نے کوئی خاص نظام حکومت ارشاد نہیں فرمایا ہے۔ خلفاء راشدین کے سلسلہ میں اور بعد کی اسلامی تاریخ سے اور بھی واضح ہو جاتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانشین کے بارے میں کوئی ارشاد نہیں فرمایا تھا نہ کسی کو اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔ بہرحال مسلمانوں کو اپنا کوئی امیر کسی طرح پر بھی بنانا ہی تھا۔ اس وقت تین گروہ اس امارت کے مدعی تھے۔ انصار[1] وہ مہاجرین[2] جن کے لیڈر حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ تھے اور بنو ہاشم جن کے قائد حضرت علیؓ تھے۔ اوّل و دوم گروہ کے کچھ آدمی سقیفہ بنی ساعدہ میں اسی غرض کے لئے اکٹھے ہوئے۔ وہاں بحث و تکرار نے وہ شدت اختیار کی۔ کہ قریب تھا۔ کہ دونوں طرف سے تلواریں نیام سے نکل آتیں۔ کہ اتنے میں حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں بیعت کے لئے ہاتھ دے دیا۔ دیگر بعض اکابر صحابہ نے بھی ان کی تقلید کی۔ اور ان کو دیکھ کر باقی اکثر لوگ بھی بیعت کے لئے اُن کی طرف اُمڈ آئے۔ اور ان کی خلافت کا اعلان کر دیا گیا۔ لیکن بنو ہاشم نے دیر تک ان کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا۔ اور نقض خلافت کے لئے اکثر خفیہ میٹنگیں کرتے رہے۔ حتیٰ کہ حضرت علیؓ نے چھ ماہ بعد بیعت کی تھی۔ سوال یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور بنو ہاشم نے کیوں ایسا کیا؟ اگر تقرر خلیفہ کے متعلق نص قرآنی یا واضح ارشاد نبوی ہوتا۔ اور اس کی مطابقت میں حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر کر لیا جاتا۔ تو کیا حضرت علی ایسا کرتے؟ ہرگز نہیں؟

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ گو قوم نے اس نامزدگی کو بخوشی قبول کیا۔ مگر بہرحال یہ نامزدگی ہی تھی۔ انتخاب جمہوری نہ تھا۔ حضرت عمرؓ کو اپنے معیار کے مطابق اپنا جانشین بنانے کے لئے ایک شخص بھی موزوں نظر نہ آیا۔ اور اس لئے اپنے جانشین کے متعلق انہیں بڑی دقت پیش آئی۔ جو کسی واضح دستور کے ہوتے ہوئے نہیں آ سکتی تھی۔ آخر ایک شخص کی بجائے آپ نے چھ آدمیوں کے نام دیئے کہ ان میں سے کسی کو امیر مقرر کر لیا جائے۔ اس پر حضرت عثمانؓ امیر مقرر ہوئے لیکن جمہور کے انتخاب سے نہیں۔ بلکہ ان مجوزہ آدمیوں کے آپس میں ثالثی فیصلہ کے مطابق۔ قوم نے اس پر کوئی قانونی اعتراض نہیں کیا۔ اور ان کو عملاً اپنا امیر قبول کر لیا۔ یہ امر قابل غور ہے کہ جن چند آدمیوں کو حضرت عمرؓ نے امارت کے لئے تجویز کیا تھا۔ اُن کے سوا کسی شخص کو بھی اس عہدہ کے لئے حقدار نہ سمجھا گیا۔ اور کسی شخص نے بھی یہ اعتراض نہ کیا کہ حضرت عمرؓ کو دائرہ انتخاب ان چند آدمیوں تک محدود کرنے کا حق نہیں ہے! حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد اسی امارت کے لئے مسلمانوں میں تلوار چلنا اور بعدہٗ حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کا اس کے تصفیہ کے لئے ثالث مقرر کرنا اور عامۃ المسلمین کا بلا اعتراض اس پر خاموش رہنا نہایت واضح ثبوت ہے اس امر کا کہ مسلمانوں کے پاس اس بارے میں کوئی معین واضح دستور نہ تھا۔ ورنہ یوں ہرگز نہ ہوتا کہ کبھی نیم انتخاب ہے۔ کبھی نامزدگی ہے اور کبھی ثالثی ہے اور لوگ ہیں کہ ہر طریق پر خاموش ہیں۔

امیر معاویہؓ سے موروثی بادشاہت کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ مگر قابل غور امر یہ ہے۔ کہ ان بادشاہوں کے عہد میں بڑے بڑے امام و مجدد اسلام ہو گزرے ہیں۔ لیکن بادشاہت کے عدم جواز کا فتویٰ کبھی کسی نے نہیں دیا۔!

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خلفائے راشدین کے عہد تک۔ کاروبار حکومت ابتدائی حالت میں تھا۔ اور اس لئے طریق حکومت نہایت سادہ تھا۔ اسلام سے پہلے عرب لوگ آزاد قبائل میں بٹے ہوئے تھے۔ ان کی کوئی ایک حکومت نہ تھی۔ اسلام نے ان کو پہلی مرتبہ قبیلے کے تنگ دائرہ سے نکال کر ایک وسیع اصول قومیت میں منسلک کیا۔ اور ان میں حکومت کی داغ بیل ڈالی۔ چونکہ مطلق العنان بادشاہت کے سوا اور کسی طریق حکومت سے وہ نا آشنا تھے۔ اور خود صدیوں سے آزادانہ زندگی بسر کرتے آئے تھے۔ اس لئے قدرتی طور پر ان دونوں چیزوں کا یوں امتزاج ہوا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہونے کے علاوہ عملاً آن کے بادشاہ بھی تھے۔ مگر آپ قبائل کے سرداروں اور صحابہ کبار سے دنیوی و قومی معاملات میں ضرور مشورہ فرما لیا کرتے تھے۔ اور یہی طریقہ خلفائے راشدین کا بھی رہا۔

وضع قوانین کے لئے کوئی علیحدہ ادارہ نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ارشادات قانون ملکی تھے۔ جوں جوں نئے علاقے زیرنگیں آتے رہے حکومت کا کاروبار بڑھتا رہا۔ اور نئے حالات کے ماتحت قانون اور نظم و نسق کی ضرورتیں بھی بڑھتی رہیں۔ شروع شروع میں علاقوں کے جو عامل و گورنر مقرر کئے گئے۔ وہ بیک وقت ایڈمنسٹریٹر بھی تھے۔ کمانڈر بھی تھے جج بھی تھے۔ اور پنج گانہ نماز میں امام بھی تھے۔ بلکہ ایسی صورتوں میں جہاں اللہ اور اس کے رسول کے واضح احکام نہ ملتے تھے۔ اپنے لئے طریق کار خود وضع کر سکتے تھے یہ صورت جاری رہی حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے اکثر جگہ اس اختلاط کو دور کرکے علیحدہ علیحدہ محکمے قائم کئے۔ خلفائے راشدین کے عہد تک مسلمانوں کا نظام حکومت ایک ایسی حد تک بغیر موروثی بادشاہت یا امارت تھی۔ جس میں صالح اور حقیقی جمہوریت کی روح یعنی حکومت محض برائے مفاد عامہ عملاً بہت فراواں تھی۔ لیکن چونکہ کوئی واضح جمہوری نظام حکومت تتبع کے لئے سامنے موجود نہ تھا۔ اور یہ جمہوری روح کسی معین قانون کی بجائے بعض شخصیتوں پر مبنی تھی۔ اس لئے تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ان شخصیتوں کے اُٹھ جانے کے ساتھ ہی یہ نظام موروثی بادشاہت میں تبدیل ہو کر رہ گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ میں جشن آزادی پاکستان

۱۴ اگست سنہ ۱۹۵۰ء بعد از نماز فجر ہر ایک مسجد میں پاکستان کے استحکام اور خوشحالی کے لئے دعا کی گئی۔ بعدہٗ بینڈ کے ساتھ قومی رضاکار معہ اہالیان منڈی مرید کے جلوس کی صورت میں تھانہ مرید کے پہنچے جہاں تھانہ کے سپاہی بھی قومی رضاکاروں میں شامل ہو گئے۔ اور مارچ پاسٹ کرتے رہے وقت مقررہ پر فائروں کے درمیان بینڈ کے دلکش۔ قومی ترانے الاپتے ہوئے پرچم پاکستان کو سلامی دی گئی۔

منڈی مرید کے میں بینڈ کے ساتھ جلوس و قومی رضاکاروں نے گشت کی۔ بالآخر میاں داؤد خاں کے کارخانے کے قریب۔ شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی نے قومی جھنڈے کی عظمت پر تقریر مختصر مگر موثر تقریر کی۔ اور دعا کے بعد جلوس نعروں کے درمیان ختم ہوا۔

کھیلوں میں سے سہ پہر کو کبڈی و کشتیوں کا مظاہرہ لوگوں کے لئے بہترین خوشی و مسرت اور تفریح ثابت ہوا۔ شام کے قریب منڈی مرید کے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ بعدہٗ سب حاضرین نے بارگاہِ ایزدی کے حضور کھڑے ہو کر دعا کی۔ کہ پاکستان ہر شر سے محفوظ رہے۔ اور پھلے پھولے۔ پانچ عدد دیگیں چاول شیریں پکا کر غرباء، مساکین اور یتیموں کو کھلائے گئے۔

اس سلسلے میں چوہدری حکیم اللہ صاحب رئیس۔ چوہدری عبدالحمید صاحب انچارج تھانہ مرید کے۔ شیخ عبدالواحد صاحب میونسپل کمشنر۔ میاں داؤد خاں صاحب مہاجر امرتسری خصوصاً اور دیگر احباب عموماً شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے دل و جان سے یوم پاکستان منانے میں دلچسپی سے کام کیا۔ (نامہ نگار)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خریدے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے عہدیداران کا انتخاب ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔ یاد رہے کہ نظارت علیا کی طرف سے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری حسب قواعد انتخاب عہدیداران دی جاتی ہے۔ امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ سکرٹری تبلیغ۔ سکرٹری تعلیم وتربیت۔ سکرٹری امور عامہ۔ سکرٹری امور خارجہ۔ سکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سکرٹری تالیف وتصنیف۔ سیکرٹری ضیافت۔ آڈیٹر۔ محاسب۔ امین۔ سکرٹری جائیداد۔ اگر کسی جگہ نائب امیر یا وائس پریذیڈنٹ کے علاوہ مندرجہ بالا عہدوں کے نائبوں کی بھی ضرورت ہو۔ تو ان کی منظوری مقامی انجمن خود دے سکتی ہے۔ مرکز سے اعلان نہیں کیا جائے گا۔ نہ ہی فہرستیں مرکز میں بھیجی جائیں۔

محصل کی اطلاع نظارت بیت المال۔ امام الصلوٰۃ کی اطلاع نظارت تعلیم وتربیت۔ اور قاضی کی اطلاع ناظم صاحب دار القضا۔ اور سیکرٹری تحریک جدید کی اطلاع تحریک جدید کو بھجوائی جائے۔ نظارت علیا ان عہدیداروں کی منظوری نہیں دیتی۔ بلکہ متعلقہ نظارتیں یا صیغہ جات خود اس امر کا فیصلہ کرتے ہیں۔

(ناظر اعلیٰ)

(۱) جماعت احمدیہ بھاگووال (ضلع سیالکوٹ)

پریذیڈنٹ۔ چودھری غلام نبی صاحب۔
سکرٹری مال۔ ” محمد حسین صاحب
سکرٹری حفاظت۔ سید احمد صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ۔ چودھری محمد حسین صاحب۔
سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ۔ حافظ فقیر احمد صاحب
سیکرٹری وصایا۔ نواب دین صاحب۔
سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ غلام رسول صاحب
امام الصلوٰۃ۔ حافظ فقیر احمد صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ گوہدپور (ضلع سیالکوٹ)

پریذیڈنٹ۔ بابو بشیر احمد صاحب ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ
سکرٹری مال۔ چودھری غلام حسین صاحب۔ ” ”
سکرٹری تعلیم وتربیت ” ” ” ” ” ” ” ” ”
امام الصلوٰۃ ” ” ” ” ” ” ” ” ”
سکرٹری دعوۃ وتبلیغ حسن محمد صاحب گوہدپور
سکرٹری وصایا۔ نثار محمد صاحب۔
سکرٹری حفاظت۔ خورشید احمد صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ پیرکوٹ (ضلع گوجرانوالہ)

پریذیڈنٹ۔ فضل داد صاحب چیمہ۔
سکرٹری مال۔ چودھری سردار خاں صاحب
سکرٹری ضیافت وامین۔ چودھری اللہ دتا صاحب چیمہ
سکرٹری امور عامہ و ” تعلیم وتربیت } حکیم محمد اسماعیل صاحب صحابی

(۴) جماعت احمدیہ کریام چک ۱۰۹ نرائن گڑھ براستہ کھرڑیانوالہ ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ۔ مہر خاں صاحب جماعت احمدیہ کریام چک ۱۰۹
وائس پریذیڈنٹ۔ چودھری بشارت علی خاں صاحب
محاسب۔ ” ” ” ” ” ”
سکرٹری مال۔ عبد الغنی خاں صاحب۔
سکرٹری وصایا۔ ” ” ”
سکرٹری امور خارجہ چودھری احمد خاں صاحب

سیکرٹری تبلیغ ونشر واشاعت۔ چودھری غلام قادر صاحب
” تعلیم وتربیت وضیافت۔ چودھری نعمت خاں صاحب
خزانچی ومحصل۔ چودھری عبد المجید خاں صاحب۔

(۵) جماعت احمدیہ سرگودھا شہر

سکرٹری مال۔ غلام رسول صاحب کلرک سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات سرگودھا۔
سکرٹری تبلیغ۔ مولوی محمد یار صاحب عارف آڑھتی منڈی سرگودھا
” تعلیم وتربیت۔ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب وود میڈیکل ہال بلاک ۱۷ سرگودھا۔
” امور عامہ وخارجہ۔ ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب ” ” ”
آڈیٹر:۔ چودھری نذیر احمد صاحب نیجر اولڈ سیڈ فارم سرگودھا
امین۔ غلام رسول صاحب پوسٹل کلرک سرگودھا۔

(۶) جماعت احمدیہ درگانوالی (ضلع سیالکوٹ)

پریذیڈنٹ۔ چودھری خورشید احمد صاحب سکنہ مفرا ڈاکخانہ رسول پور
سکرٹری مال۔ علی احمد صاحب رسول پور۔
سکرٹری دعوۃ وتبلیغ منشی عنایت اللہ صاحب سکنہ درگانوالی
سکرٹری تعلیم وتربیت۔ عبد الرحیم صاحب ” ”
سکرٹری حفاظت۔ عبد الحکیم صاحب ” ”

(۷) جماعت احمدیہ رلیو کے ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ۔ جان محمد صاحب جماعت احمدیہ رلیوکے
سکرٹری امور عامہ۔ ” ” ” ” ” ” ” ”
سکرٹری مال چودھری شرف الدین صاحب ”
سکرٹری دعوۃ وتبلیغ۔ عبد الحق صاحب حقانی

(۸) جماعت احمدیہ دیپالپور (ضلع منٹگمری)

پریذیڈنٹ۔ شیخ محمد الدین صاحب سوداگر دیپالپور۔
وائس پریذیڈنٹ۔ ملک محمد صدیق صاحب اڈہ ملاریاں دیپالپور
سکرٹری امور عامہ ” ” ” ” ” ” ”
سکرٹری مال ومحاسب وامین وسکرٹری وصایا۔ شیخ محمد اقبال صاحب پلیڈر
سکرٹری تعلیم وتربیت و سکرٹری تبلیغ } چودھری علی محمد صاحب نزد ننکانہ صاحب دیپالپور

وعدے سے بڑھ چڑھ کر دیدیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزاری فوج کے دفتر اول کے مجاہدین کے بارے میں فرما چکے ہیں۔ کہ یہ وہ فوج ہے۔ جو اولیت کی فضیلت کا جائز فخر رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انیس ۱۹ سال متواتر شاندار قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اس فوج پر ہی بیرونی ممالک میں جو مبلغ فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر وقت ان کے اخراجات پہنچاتے رہے اس کے بعد دفتر دوم کی ذمہ واری ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دفتر اول کے مجاہدین کا ایک بڑا حصہ ایسے مخلصین کا ہے۔ جو ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرتا آ رہا ہے۔ گو ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو اپنی حیثیت سے کم دے رہے ہیں اور وہ زیادہ دے سکتے تھے۔ اب جب کہ منزل مقصود قریب ترین آگئی ہے ان سے عرض ہے کہ وہ تحریک جدید کے ان آخری سالوں میں اپنے چندوں میں ایسا اضافہ کریں۔ جو گذشتہ سالوں کی بھی تلافی ہو جائے اور ان کو آخری سالوں میں غیر معمولی اور نمایاں اضافہ کی وجہ سے گذشتہ کمی والے سالوں کا بھی ان اضافہ والے سالوں کے مطابق اللہ تعالےٰ کے حضور ثواب مل جائے۔

گذشتہ سالوں میں تحریک جدید کے چندہ میں سو فیصدی سے بھی زیادہ وصولی اسلئے ہوتی رہی ہے کہ احباب کرام اپنے وعدے سے بڑھا کر دیدیا کرتے تھے۔ اسی طریق پر پندرھویں سال میں مولوی غلام مصطفیٰ صاحب گوجرانوالہ نے اپنی طرف سے -/۱۰۰ اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے -/۲۰ کا وعدہ کیا۔ مگر ادائیگی کے وقت انہوں نے اپنی طرف سے -/۲۹۳ اور اپنی اہلیہ کی طرف سے -/۲۷ کل -/۳۲۰ دیئے۔ اب سولہویں سال میں مولوی غلام مصطفیٰ صاحب کا وعدہ -/۳۰۰ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا ۱۰۰ تھا۔ لیکن ادائیگی کے وقت آپ نے اپنی طرف سے -/۴۰۰ اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے -/۱۵۰ روپیہ دیئے۔ گویا کل -/۵۵۰ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

تحریک جدید کے اس سال کے اخراجات کے مقابل پر ضروری ہے کہ دفتر اول کے مجاہد نہ صرف سولہویں سال کی رقم وعدہ کے برابر ہی ادا کریں اور سال کا آخر آجانے کے سبب جلد سے جلد ادا کریں۔ بلکہ وعدہ میں جہاں تک ممکن ہو۔ اضافہ کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں تا بیرونی ممالک کی تبلیغ زیادہ اچھے اور احسن طریق سے سرانجام پائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۱۷ اگست ۱۹۵۰ء

یہ زمانہ معرفتِ تامہ کا محتاج ہے

(۲)

کل ہم نے ان کالموں میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "ضرورة الامام" سے ایک اقتباس درج کیا تھا۔ جس کا لفظ لفظ اس حقیقت کا کاشف ہے کہ نئی زمانہ دنیا کا سب سے بڑا مرض یہ ہے کہ دنیا اپنی عملی سائنس اور فلسفہ کی ترقیوں کے غرور میں الہام الٰہی کی منکر ہو چکی ہے۔ دنیا کی تمام اقوام جن میں اب مسلمان بھی شامل ہیں ایک ایسے زندہ خدا کا تصور جو اپنے پاک بندوں سے کلام کرتا ہے بالکل زائل کر چکی ہیں۔ دنیا کی تمام اقوام میں ایسے لوگ بے شک اب بھی موجود ہیں۔ جو یہ تو مانتے ہیں کہ گزشتہ زمانوں میں اللہ تعالےٰ اپنے پاک بندوں سے کلام کرتا رہا ہے۔ لیکن اس بات میں شاید اب تمام قومیں متفق نظر آتی ہیں کہ آئندہ وہ کسی سے کلام نہیں کر سکتا۔ لطف یہ ہے کہ انہی لوگوں کا ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد ہے کہ آخری زمانہ میں ایک نبی یا اوتار ضرور آئے گا جو دین کو از سرِ نو زندہ کرے گا۔ مختلف اقوام اپنے اپنے تصور کے مطابق ایک ایسے آنے والے کی منتظر ہیں۔ اگر یہ اعتقاد کچھ معنے رکھتا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ ایسا نبی یا اوتار وہی ہو سکتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے براہ راست تعلق رکھے۔ دوسرے لفظوں میں ایسی عظیم الشان شخصیت کا کم از کم اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہونا ضروری ہے ہندوؤں اور عیسائیوں کے نزدیک تو آنے والا خود خدا تعالےٰ یا خدا کا بیٹا ہوگا۔ اگرچہ آنے والے کے متعلق مسلمانوں کا اعتقاد ایسا نہیں ہے۔ مگر اس کا نبی اللہ ہونا تو وہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ خواہ وہ نبی وہی ہو جو پہلے آ چکا ہے۔ اور اب آسمان پر الٰہی حکم کا انتظار کر رہا ہے۔ کہ کب زمین پر نازل ہو اور مسلمانوں کی مشکلات حل کرے، صلیب کو توڑے اور سؤروں کو ہلاک کرے۔ اور اسلام کو تمام دنیا میں غالب کر دے۔

باوجود اس اعتقاد کے کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ خود مسلمان بھی اب الہام کے عملاً منکر ہیں اور جب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا تو اس بناء پر بھی حضور اقدس علیہ السلام کی ہنسی اڑائی گئی۔ اور الہام پر پھبتیاں کسی گئیں اور آج تک ایسا کیا جا رہا ہے۔ انیسویں صدی میں یہ اعتقادی انحطاط مسلمانوں میں شروع ہو گیا تھا چنانچہ شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف صراط مستقیم کے آخر میں جو آپ نے حضرت سید احمد بریلوی کے حالات پر لکھی ہے۔ اس حقیقت کا اظہار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں لوگ اختتام نبوت کی طرح اختتام ولایت کے بھی قائل ہو گئے ہیں۔

مغربی تعلیم کے زیر اثر تو جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے یہ اعتقادی انحطاط اور بھی زیادہ ہو گیا۔ اور گزشتہ وحی والہام کے متعلق نفسیاتی توجیہات کی جانے لگیں۔ یہاں تک کہ نبوت کی بھی توجیہہ ایسی کی گئی کہ جو اس دنیا سے شروع ہوتی ہے اور اسی دنیا میں ختم ہو جاتی ہے ظاہر ہے کہ نبوت ہی ایک ایسی چیز تھی۔ جو دین کی حقیقی بنیاد کو قائم کرتی ہے۔ جب نبوت کی توجیہہ بھی مادی اصلاحات کے مطابق کر دی گئی۔ تو دین کی یہ بنیاد ہی گویا اڑا دی جاتی ہے۔ اور جب بنیاد اڑا دی جائے۔ تو دین کے کچھ معنے نہیں رہتے۔ مثلاً جب ہم سر اقبال کی توجیہہ کے مطابق وحی والہام کی حقیقت یہ مان لیں۔ کہ یہ ملہم کے دل ہی کی گہرائیوں سے اٹھتا ہے۔ اور اس آواز کا اللہ تعالےٰ سے براہ راست کوئی تعلق واسطہ نہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ گویا ہم اس مادی دنیا سے پرے کسی حقیقت پر ایمان نہیں رکھتے۔ جو کچھ ہے اسی دنیا میں ختم ہو جاتا ہے۔ معاد وغیرہ حقیقت میں محض خیالی ہیں۔ اس دنیا کے بعد موجودہ زندگی کے بعد کوئی جزا سزا نہیں۔ اگر وحی والہام کے منبع کو اس مادی دنیا میں مان لیا جائے۔ تو کم سے کم ایسا اعتقاد رکھنے والے انسان کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ یوم حشر پر بھی ایمان لائے اور قیامت کے دن جزا اور سزا ملنے کا قائل ہو ایسی صورت میں اس کا یہ کہنا کہ اسی زندگی تک زندگی ہے بجا سمجھنا پڑے گا۔ حالانکہ قرآن کریم میں شرائط ایمان میں سے ایک بعث بعد الموت اور یوم آخر کی جزا سزا پر ایمان لانا بھی ہے۔

قرآن کریم نے اس حقیقت کو کئی طریقوں سے واضح کیا ہے۔ سورۂ فاتحہ ہی میں اللہ تعالےٰ کی ایک … اہم صفت "مالک یوم الدین" بیان کی گئی ہے۔ پھر کئی جگہ قرآن کریم میں ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر کو نجات کے لئے ضروری فرمایا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہم وحی و الہام کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے براہ راست تسلیم نہ کریں۔ اس وقت تک ایمان باللہ والیوم الآخر کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایمان باللہ والیوم الآخر بغیر وحی والہام کے اجزا کے پختہ ہو نہیں سکتا۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ فرد فرد کو الہام ہو۔ بلکہ ایک شخص کا الہام لاکھوں کی معرفت کو تازہ کر سکتا ہے۔ لیکن جس زمانہ میں وحی والہام محض قصے اور کہانیاں ہو جائیں اور جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے فلسفی طبع لوگ اس کی حقیقت پر ہی شبہ کرنے لگیں۔ اور خود الہام کو ماننے والے اس کی ایسی توجیہات کے لئے مجبور ہو جائیں کہ جو متشککین فلاسفر کی تسکین وتسلی کے لئے ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے زمانہ میں دین کی اصل حقیقت واضح ہی نہیں ہو سکتی۔ اور علمائے دین کا مبلغ علم بھی محض دین کے خول یا قشر تک محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ صرف بے جان جسم تو موجود ہوتا ہے مگر وہ کوئی حرکت نہیں کر سکتا۔

ایسی حالت اکثر اقوام پر آتی رہی ہے۔ قرآن کریم میں اس کی کافی مثالیں موجود ہیں۔ بنی اسرائیل کی مثال واضح ترین مثال ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت بنی اسرائیل کے علماء محض ظاہر پرست ہو کر رہ گئے تھے۔ دین کی حقیقی روح مفقود ہو چکی تھی۔ اور وہ صرف مذہبی احکام کے ظاہری لفاظ کو ہی حقیقت سمجھنے لگے تھے۔ اگرچہ اندر ان کی روح کو گھن نے کھا کر تباہ کر دکھا تھا۔

موجودہ زمانہ میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمام دنیا کی مذہبی سوسائٹی کا یہی حال ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ خود مسلمان علماء کا یہ عالم ہے کہ وہ بھی دین کے صرف ظاہری نفاذ پر زور دیتے ہیں۔ اور روح کی نئی زندگی کے قائل نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی ملک میں اسلامی شریعت کے مطابق قانون نافذ کر دیا جائیگا تو وہ ملک اسلامی بن جائے گا۔ حالانکہ ان کے سامنے اس وقت بھی ایسے ملکوں کی مثالیں موجود ہیں کہ جن کی اکثر آبادی ہی مسلمان کہلانے والوں کی نہیں بلکہ شریعت اسلامی کا ہی قانون وہاں رائج ہے۔ مگر ہم ان ممالک کو صحیح معنوں میں اسلامی ممالک نہیں کہہ سکتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اسلامی قانون کے پیچھے وہ روحانی قوت نہیں رہی۔ جو در اصل اس قانون کی بنیاد ہے۔ اس لئے جب تک از سر نو یہ بنیادیں قائم نہ ہوں گی۔ اسلامی ملکی قانون بھی اپنے پورے کمال کے ساتھ عمل نہیں کر سکتا اور وہ نتائج پیدا نہیں ہو سکتے۔ جو ایک الٰہی قانون کے ہونے چاہئیں۔ جو شخص احیائے اسلام اور تجدید دین کا دعوےٰ لے کر اٹھتا ہے۔ اس کو پہلے تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ اور تعلق باللہ کا ثبوت بہم پہنچانا چاہیے جو الہام اور دیگر نشانات کے بغیر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

احراری اخبار "آزاد" کی غلط بیانی

اخبار آزاد مورخہ ۴؍۸؍۵۰ء میں "ربوہ کے چار معتقد مرزائیوں کا قبول اسلام" کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے کہ ربوہ کے چار احمدیوں نے ارتداد اختیار کیا ہے۔ یہ محض جھوٹ اور افترا پردازی ہے۔ یہاں ربوہ میں اس نام کے کوئی آدمی کبھی آئے ہی نہیں۔ اور نہ ہی انہوں نے یہاں کبھی رہائش اختیار کی ہے۔ یہ خبر سر تا پا جھوٹ اور خود ساختہ ہے۔ جو لوگ اس قسم کے جھوٹ کے ساتھ ہمارا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ان کے ساتھ کبھی خدائی نصرت و حمایت ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اس قسم کی افترا پردازی کر کے شاید فتح حاصل کر سکیں گے۔ ان کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جھوٹ بولنے والے اللہ تعالےٰ کے عذاب سے کسی صورت میں نہیں بچ سکتے۔ خدا کے ماموریں کے خلاف ہمیشہ ہی مخالفین جھوٹا اور مکروہ پروپیگنڈا ہی کیا کرتے ہیں۔ مگر ہمیشہ ہی وہ جھوٹا پروپیگنڈا لعنت کی شکل میں ان کے موتہہ پر مارا جاتا ہے۔

احمد خان نسیم انچارج مقامی تبلیغ ربوہ

حضرت ڈاکٹر عمر الدین صاحب (افریقی) گجرات کی وفات

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت ڈاکٹر عمر الدین صاحب (افریقی) رضی اللہ عنہ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۵۰ء کو گجرات میں بعمر ۷۴ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اور سلسلہ کے ایک نہایت مخلص اور کار آمد وجود تھے۔ عمر کا زیادہ حصہ نیروبی (ایسٹ افریقہ) میں میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں گزارا۔ وہاں سے پنشن پا کر اپنے وطن مالوف گجرات آ گئے تھے۔ اور یہیں پر وفات پائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے اہل وعیال کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار:۔ ملک عبد الرحمٰن خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنسی اصطلاحات اور ہمارا ملک

از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب (بی ایس سی) تعلیم الاسلام کالج

موجودہ زمانہ علم اور حکمت کا زمانہ ہے جتنا ہم علوم میں ترقی کریں گے۔ اور علمی زندگی میں ان علوم سے استفادہ کرنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کریں گے۔ اتنا ہی ہم ترقی یافتہ اور طاقتور شمار کئے جائیں گے۔ امریکہ اور روس کی ترقی اور طاقت کا راز کیا ہے؟ سائنس پر عبور۔ پس اگر ہم خواہشمند ہیں۔ کہ ہمارا ملک بھی صف اول کے ممالک میں شمار ہو تو ہمیں سائنس سیکھنی پڑے گی۔ اور عملی زندگی میں سائنس سے ہر ممکن استفادہ کرنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کرنی ہو گی۔ کیونکہ سائنس ہی صنعت و حرفت کی ترقی کی بنیاد ہے۔

ملک میں جدید علوم کی ترویج کے دو ہی ذرائع ہیں۔ اول زیادہ سے زیادہ درسگاہیں قائم کی جائیں۔ اور ان میں علوم پڑھانے کا ہر ممکن انتظام کیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں یونیورسٹی تعلیم کو خوب ترقی دی جائے اور زیادہ سے زیادہ سہل الحصول بنایا جائے دوم۔ کثیر تعداد کتب، رسائل اور جرائد کے ذریعہ عوام میں سائنسی شعور کو بیدار کیا جائے ان کی عملی اور فنی صلاحیتوں کو ابھارا جائے اور مناسب رنگ میں ڈھالا جائے۔ ان ہر دو ذرائع کے اختیار کرنے میں ہمیں لازماً ایسی زبان استعمال کرنی پڑے گی۔ جو علمی درجہ بھی رکھتی ہو اور تمام ملک میں سمجھی بھی جاتی ہو۔ اور ایسی زبان سوائے اردو کے اور کوئی نہیں۔ مگر اس مقصد کے لئے اردو کا استعمال اتنا آسان نہیں جتنا بظاہر سمجھا جا سکتا ہے۔

کسی غیر ملکی زبان کی سادہ عبارت کا اردو ترجمہ تو معمولی کوشش سے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن سائنسی اصطلاحات کے معاملے میں نہایت غور و فکر اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ میرے نزدیک وضع اصطلاحات سے اگر علم پڑھانے اور پڑھنے والے ہر دو طبقوں کے کام میں زیادہ سے زیادہ سہولت پیدا ہو جانے کے علاوہ بعض اور اہم فوائد کے حاصل ہو جانے کی صورت بھی نکل آئے تو ہمیں ہرگز اس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

اردو میں اصطلاحات کا منبع اور وضع اصطلاحات کے اصول تلاش کرنے سے پہلے ہمیں زبان اردو پر ایک نظر ڈالنی چاہیئے

اردو زبان مختلف زبانوں سے مل کر بنی ہوئی ہے جن میں عربی فارسی ہندی اور سنسکرت مشہور مشرقی زبانیں ہیں۔ وضع اصطلاحات میں چونکہ الفاظ کے مخارج اور معانی کو نہایت احتیاط سے مدنظر رکھنا ہوتا ہے اس لئے اگر غور سے دیکھا جائے تو مغربی زبانوں سے اصطلاحات کو اردو میں منتقل ہوتے درحقیقت ہم ان کو مذکورہ بالا میں سے ایک یا زیادہ مشرقی زبانوں میں ڈھال رہے ہوں گے۔ لیکن کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ ان زبانوں میں سے جن سے مل کر اردو زبان بنی ہے۔ ہم ایک موزون ترین زبان کو منتخب کر لیں اور اس میں سے مروجہ اصطلاحوں کے مقابل نئی اصطلاحیں وضع کریں اور آئندہ کے لئے اس کو اپنی اصطلاحات کا منبع قرار دے لیں اور اگر ایک خاص زبان کا انتخاب کرنے سے ہمیں اور قسم کے اہم فوائد بھی حاصل ہو جائیں۔ تو کیا یہ ہماری خوش قسمتی نہ ہو گی؟ میرے نزدیک ہمیں اپنی اصطلاحات کا منبع عربی زبان کو قرار دینا چاہیئے۔ ذیل میں اس مقصد کے لئے عربی کو منتخب کرنے کی وجوہ اور اس انتخاب کے بعض اہم فوائد کا اختصاراً ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) بحیثیت زبان کے عربی تمام دیگر زبانوں کی ماں ہے۔ اور خوش قسمتی سے ہماری زبان میں عربی الفاظ بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ ایک زبان دان جو عربی سے واقف ہے اس دعوے کا یقیناً مؤید ہو گا کہ عربی میں ہر چیز کو بیان کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور وضع اصطلاحات میں الفاظ کے معانی اور مخارج کی عظیم وسعت سے جو مدد مل سکتی ہے وہ سوائے عربی کے اور کہیں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

(۲) اس سے پیشتر ہم عربی اصطلاحات کے عادی ہیں۔ بحیثیت پاکستانی ہونے کے عربی الفاظ کا روزمرہ کی بول چال میں استعمال ہمارے لئے اجنبی امر نہیں۔ ہماری عام بول چال میں لاتعداد عربی الفاظ ہوتے ہیں۔ اسلئے ایک علمی مقصد کے لئے عربی الفاظ کا استعمال ہمارے عوام اور طالبعلموں دونوں کے لئے کسی دشواری کا موجب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ دستور کے موافق ہو گا

(۳) ہمارے مدرسوں میں درمیانی تعلیم تک جو اردو میں ہوتی ہے۔ سائنسی اصطلاحات قریباً تمام عربی میں ہیں۔ گویا طلبا اپنے تعلیم کے ابتدائی دور میں عربی اصطلاحات ہی کا استعمال سیکھتے ہیں اور اب تو میٹرک میں بھی سائنس اور جغرافیہ اردو میں پڑھائے جاتے ہیں اور ان تمام مدارج تک جہاں تک کہ ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ اصطلاحات قریباً تمام عربی میں ہیں۔ پس تعلیمی میدان میں عربی اصطلاحات نہ صرف قابل استعمال ہیں۔ بلکہ ملکی روش نے عربی اصطلاحات کے وجود کو ضروری قرار دیدیا ہے۔ اگر اعلےٰ تعلیم کے لئے کسی اور زبان میں اصطلاحات چنی گئیں۔ تو نئی اصطلاحات سے روشناس ہونے میں نہ صرف غیر ضروری طور پر وقت صرف ہو گا۔ بلکہ طلباء کے اذہان پر غیر ضروری بوجھ بھی پڑے گا۔ اور پڑھانے والوں کو بھی غیر معمولی دقت پیش آئے گی۔

(۴) اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ملک میں جدید علوم کی ترویج کے دو ذرائع ہیں۔ اول یونیورسٹی تعلیم کو ہر ممکن وسعت دی جائے۔ دوم سائنسی مضامین پر مشتمل عام فہم کتب اور رسائل کی خوب اشاعت کی جائے۔ آخر الذکر سے چونکہ عوام میں سائنسی شعور کو بیدار کرنا مدنظر ہے۔ اسلئے ان کتب اور رسائل کی زبان بالعموم اردو ہی ہو گی۔ اور اصطلاحات ایسی استعمال کی جائیں گی۔ جن کو سمجھنے کی عوام صلاحیت رکھتے ہوں۔ اور وہ اصطلاحات عربی میں ہی ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ ہم عام بول چال اور مدرسوں میں عربی اصطلاحوں کے استعمال کے عادی ہیں۔ نیز یونیورسٹی تعلیم میں بھی اگر وہی اصطلاحات مروج ہوں گی۔ تو ملک کے تمام طبقوں میں علمی یگانگت پیدا ہو جائے گی

(۵) فی زمانہ اسلامی ممالک کے اتحاد کی بہت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے اور ویسے بھی پاکستان کا اسلامی ممالک کے ساتھ دوہرا رشتہ ہے۔ پڑوسی ہونے کا بھی اور ہم مذہب ہونے کا بھی۔ میرے نزدیک عربی اصطلاحات اس اتحاد اور آپس کے خوشگوار تعلقات کا موجب بن سکتی ہیں۔ اسلامی ممالک کی اکثریت عربی بولنے والی ہے۔ اگر ہم اپنے ملک میں عربی اصطلاحات کو رواج دیں گے تو خواہ ہمارا ذریعہ تعلیم اردو ہی ہو اور مختلف صوبجات میں ابتدائی تعلیم کا کچھ اور۔ مگر اصطلاحات عربی میں ہونے کی وجہ سے پاکستانی طلبا کو دیگر اسلامی ممالک کی یونیورسٹیوں اور عربی بولنے والے اسلامی ممالک کے طلباء کو پاکستانی یونیورسٹیوں میں آکر تعلیم حاصل کرنے میں بہت سہولت ہو جائے گی۔ نیز ہمیں ایک دوسرے کے علمی اور تحقیقاتی مواد کو پڑھنے اور سمجھنے میں بہت آسانی ہو گی اور خیالات اور طلباء اور علماء کے باہمی تبادلہ سے ہمارے درمیان ذہنی اور علمی یگانگت پیدا ہو جائے گی۔ جو یقیناً تمدنی اور سیاسی اتحاد پر منتج ہو گی۔ اگر تمام اسلامی ممالک اس سکیم پر عمل کریں گے تو یقیناً یہ امر اسلامی ممالک کے اتحاد کے لئے حیرت انگیز طور پر ممد ثابت ہو گا۔

(۶) ہمارے ملک میں بعض ایسے قدیم علوم مروج ہیں۔ جن کی افادیت مسلمہ ہے۔ میری مراد یہاں قدیم طب سے ہے۔ اگر جدید طب کی اصطلاحات بھی عربی میں ہو جائیں تو قدیم اور جدید علم کے ماہرین ایک دوسرے کے تجارب سے استفادہ کر سکیں گے اور قدیم اور جدید فن کی افادیت مل کر ملک کے لئے بہت ہی نافع ثابت ہو گی۔

(۷) عام طور پر لٹریچر اور سائنس میں ایک بُعد سا پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ادیب اور سائنسدان کو مل بیٹھنے کے مواقع بہت کم میسر آتے ہیں۔ اگر ادیب اور سائنسدان کو مل بیٹھنے کا موقع ملتا ہے یا ملک میں سائنس دان ادب سے بھی مس رکھتے ہوں اور ادیب سائنس سے کسی حد تک واقف ہوں تو اس سے ملک کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ چونکہ اردو قواعد (گرامر) کی اصطلاحات عربی میں ہیں۔ اسلئے اگر سائنسی اصطلاحات بھی عربی میں ہوں گی۔ تو لٹریچر اور سائنس کا یہ بُعد دور ہونے میں بہت مدد ملے گی۔ اور ہمارے ملک کے ادیب اور سائنسدان کو ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع مل جائے گا۔

(۸) مذہب اور سائنس انسان کی ترقی کے دو زینے ہیں۔ مذہب روحانی ترقی کا اور سائنس مادی ترقی کا۔ مذہب کی بنیاد اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اور سائنس کی بنیاد اللہ تعالےٰ کا فعل چونکہ خدا کے کلام اور خدا کے فعل میں ہرگز کوئی تضاد نہیں۔ اسلئے مذہب اور سائنس میں ہرگز ٹکر نہیں ہو سکتی۔ مگر افسوس ہے کہ مغرب کے اندھے فلسفیوں نے مذہب اور سائنس کو ایک دوسرے کی ضد سمجھ لیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مادہ پرست دنیا جس نے خدائی احکام کو بھلا دیا ہے اور جہنم کے کنارے پہنچ چکی ہے۔ جہاں آگ اور خون کے سوا کچھ نہیں بحیثیت ایک مذہبی اور بالخصوص ایک مسلمان ریاست کے باشندے ہونے کے ہمارا فرض ہے کہ ہم مذہب اور سائنس کے اس ظاہری تضاد کو مٹانے کی بنیاد ڈالیں۔ عربی چونکہ قرآن مجید کی زبان ہے۔ اس لئے اس زبان کو مسلمانوں کے نزدیک اور مستقبل میں تمام دنیا کے نزدیک کیونکہ اسلام ہی بہرحال ساری دنیا کا مذہب بننے والا ہے) گو نہ تقدس حاصل ہے۔ اس لئے عربی میں اصطلاحات، سائنس اور مذہب کو لوگوں کی نگاہوں میں قریب تر لانے میں یقیناً ممد ثابت ہو گی۔ اور دنیا کو ایک صحت تباہ کن نظریہ سے نجات حاصل ہو گی۔ ان وجوہات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد چوہدری محمد یوسف صاحب غوث گڑھی حال احمد نگر آغاز فروری سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ خاکسار کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ترقی عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کا سچا خادم بنائے۔ آمین

(محمد حسینی کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(۲) میرے شوہر حوالدار عبداللطیف احمد صاحب کیوردھلوی عرصہ ڈیڑھ سال سے بنگال گئے ہوئے ہیں اور آج کل وہ کئی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ نیز مجھے اور میں جو بیمار رہتی ہوں۔ احباب ہمارے لئے دعا فرمائیں۔

(امۃ الحی نزہت عارف اہلیہ عبداللطیف احمد ہیمکلو ڈمرو ڈ لاہور)

(۳) مولوی رمضان علی صاحب مجاہد جن کی ساری زندگی اسلام کی راہ میں وقف ہے۔ اور آپ جنوبی امریکہ ارجن ٹائن بونس ایرس میں مصروف تبلیغ ہیں اُن کی عمر درازی و کامیابی اور دشمن کی ہر شر سے بچنے کے لئے دعا کی جائے۔

صوبیدار محمد احمد جو سیجہ صاحب مکان ۹ گلی ۱۶ دھرم پورہ لاہور

(۴) خاکسار کی اہلیہ چند روز سے بیمار ہے۔ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (عبدالمجید اکبر کلرک الفضل)

(۵) میں گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے علیل ہوں۔ ہر دوسرے تیسرے روز بخار ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کھانسی بھی ہے احباب مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(بشیر الدین کار ریلوے ریلشن شیڈ لاہور)

(۶) میرے بھائی چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے (واقف زندگی) محاسب صدر انجمن احمدیہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور آج کل کوہ مری میں ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میرے بھائی کی صحت۔ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد ضیاء الحق)

(۷) میری والدہ صاحبہ محترمہ جنہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے پر اچانک ضعف قلب کا حملہ ہوا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ شیخوپورہ)

(۸) میری ہمشیرہ دل کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اور مرض اب تشویشناک صورت اختیار کر رہا ہے پُرزور دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کر کے بیماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(بیگم محمد صدیق ملک اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر گجرات)

... کی صحت کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(ڈاکٹر محمد عبداللہ پرائیویٹ پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ)

ولادت

۳۰ جولائی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے نومولود کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالقدیر عاصیم مغلپورہ گنج حال سرگودہا)

(۲) برادرم غلام احمد خان صاحب پسر ماسٹر غلام محمد صاحب مہاجر فیض اللہ چکوی کے ہاں ۱۴/۵ کو پہلا لڑکا پیدا ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "مسعود احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خدا تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرما کر سلسلہ احمدیہ کا خادم بنائے۔

(سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال)

(۳) مورخہ ۸/۵ کو میری لڑکی رضیہ بیگم زوجہ ملک حبیب اللہ صاحب فروٹ مرچنٹ لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ مولود اور زچہ کی صحت کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کے لئے گذارش ہے اُن کا ایک دوسرا بچہ اور لڑکی بھی بیمار ہے۔ اُس کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(۴) مورخہ ۳۰/۷ کو میری لڑکی امۃ السمیع ...

....

... کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے احباب مولود اور زچہ ...

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

کیا آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے۔ اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر اگست ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں۔ اور وی پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔

منیجر

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز قادیان حال سید مٹھا بازار لاہور کی تیار کردہ

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اٹھرا کا چالیس سالہ مجرب علاج

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک پندرہ ۱۵ روپے

نیز ہر قسم کے مجربات ملنے کا پتہ

حکیم عبدالقدیر کاغانی (اللہ یافتہ) سید مٹھا بازار لاہور

دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سُرمہ نور رجسٹرڈ

ربوہ کے مقامی احباب ربوہ سنٹرل سٹور ربوہ اور لاہور کے مقامی احباب اللہ دتہ صاحب پان فروش رتن باغ سے خرید فرمائیں

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی ایس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی ایس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر بی۔ ایس۔ سی (آنرز) ایل۔ ایل بی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین لائل پور

(نمبر مقدمہ ۵/۸ آف ۱۹۴۹ء)

عنایت اللہ ولد اللہ دتہ ذات جٹ سکنہ چک ۴۳۸ ج۔ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

بنام

(۱) دلو رام ولد نانک ذات اروڑہ ساکن چک ۴۳۸ ج۔ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ حال ہندوستان

(۲) اے۔ ہیبلی ٹیشن اتھارٹی لائل پور

درخواست زیر دفعہ ۲۷ آرڈیننس نمبر ۱۵ ۱۹۴۹ء بدیں مضمون کہ مربعہ ۹/۱۱ کیلہ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۱/۲۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ خسرہ ۱۰۲ کل ۱۰ قطعہ رقبہ ۱۶ کنال کھیوٹ ہیں۔ ۴۸ کھتونی ۱۱۹ واقع چک ۴۳۸ ج۔ب ۱/۱۶ حصہ تعدادی ۱۶ کنال ملکیت خود معہ جملہ حقوق بالعوض مبلغ ۵ صد روپیہ بحق سائل رجسٹری شدہ ہے۔ اس لئے اراضی متروکہ غیر مسلم نہیں رہی۔

منام: دلو رام ولد نانک ذات اروڑہ ساکن چک ۴۳۸ ج۔ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی دلو رام ولد نانک مذکور تعمیل سمن دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام دلو رام ولد نانک مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر دلو رام مذکور تاریخ ۲۳ ماہ اگست ۱۹۵۰ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۹ ماہ اگست ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دواخانہ خدمت خلق

اکسیر سل چند خوراک سے مادہ سل کو دبا دیتی ہے اور جو علاج پہلے بے اثر ہوتا تھا۔ مفید پڑنے لگتا ہے قیمت ایک ماہ مکمل کورس -/۱۲/۴

اکسیر نزلہ پرانے نزلہ کا بہترین علاج حیرت انگیز فائدہ کرتا ہے۔ قیمت ساٹھ گولیاں ایک روپے آٹھ آنے۔

اطریفل صغیر۔ قیمت فی تولہ ۴ر

اطریفل کشنیزی۔ قیمت فی تولہ ۴ر

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

سرمہ مبارک۔ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے مفید ہے فی شیشی ۲/۸ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس کے موجودہ نظام پر برطانوی نمائندے کی طرف سے شدید نکتہ چینی

لندن ۱۶ اگست (ریڈیو سے) حکومت برطانیہ نے سوویٹ یونین اور اس کی ضمیمہ بردار حکومتوں میں "جبری مزدوری" کے متعلق اہم انکشافات کئے ہیں۔ اور اس نے ان انکشافات کے ثبوت یونیسکو کے ممبروں کے سامنے پیش کئے۔ یونیسکو کا اجلاس جنیوا میں ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں مزید شہادتیں سوویٹ اور چیکوسلوویکی حکومتوں سے ملی ہیں۔ حکومت برطانیہ کے نمائندے نے کہا کہ شروع شروع میں حکومت برطانیہ نے اس قسم کی باتوں پر دھیان نہیں دیا۔ لیکن تحقیق کرنے پر بدقسمتی سے بہت سے ثبوت ملتے چلے گئے۔ اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سوویٹ حکومت ان الزامات کی کوئی تردید نہیں کر سکی۔ روس کی فوجداری عدالت کے کاغذات سے پتہ چلا ہے کہ سوویٹ قانون میں سیاسی اور غیر سیاسی جرائم کی الگ الگ سزائیں ہیں۔ سیاسی بدعنوانی کے لئے محض کم از کم سزا کا تعین کیا گیا ہے۔ اور غیر سیاسی پیشہ دستیوں کے لئے صرف زیادہ سے زیادہ سزا مقرر ہے۔ روس کی "جبری مزدوری" کے پوری تفصیلات سوویٹ انسائیکلوپیڈیا کی انتیسویں جلد میں ملیں گی۔ یہ انسائیکلوپیڈیا سوویٹ یونین سٹیٹ پبلشنگ ہاؤس نے ۱۹۳۵ء میں چھاپا تھا۔ اس میں یہ بھی درج ہے کہ آج جب روس سوشلزم کے دور میں قدم رکھ رہا ہے۔ جبری مزدوری۔ (جسے اصلاح کن مزدوری کا نام دیا گیا ہے) میں تشدد کے امکانات کہیں زیادہ ہو گئے ہیں۔ یہ جبری مزدوری روسی نظم و نسق کی بنیادی انضباطی کارروائی ہے۔ دوسرے قوانین کی رو سے روسی خفیہ پولیس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بغیر عدالت کی [illegible] کے جس کو چاہے نظم و نسق کی حفاظت کے بہانے جلاوطن کر سکتی ہے۔ روسی قانون میں کچھ سزائیں تو ایسی ہیں جن کا تصور تک ہر تہذیب یافتہ ملک کے لئے باعث شرم ہے۔ مثلاً ضابطہ ۵۸ اور ۵۹ کی رو سے کسی فوج سے بھاگنے والے کے بے گناہ اور معصوم بال بچوں تک کو فوجداری قانون کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

اس کا بھی ثبوت ملا ہے۔ کہ سوویٹ قانون میں ان مذہبی مجرموں کو جو حکومت کے لئے خطرے کا باعث سمجھے جاتے ہیں۔ فوجداری جرائم پیشہ مجرموں کی نگرانی میں دے دیا جاتا ہے۔ حکومت برطانیہ کو روسی "جبری مزدوری" کے متعلق آخری ثبوت چیکوسلوویکی حکومت کے قانون میں ملا ہے۔ حالانکہ چیکوسلوویکیا کی "جبری مزدوری" کا تشدد روس اور اس کی ضمیمہ بردار مشرقی یورپ کی حکومتوں کے تشدد کا پاسنگ بھی نہیں ہے۔ پھر بھی اگر وہاں کے ضوابط کو آئینی روشنی میں دیکھا جائے۔ تو پتہ چلتا ہے کہ وہاں انسان کی انفرادی زندگی بالکل صفر ہو کر رہ گئی ہے۔ چیکوسلوویکیا کی صنعتوں کے لئے ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۸ء کے دو سوشلسٹ قانونوں کے ماتحت زبردستی مزدور بھرتی کئے جا سکتے ہیں۔

۴ برطانوی نمائندے نے کہا کہ روس اور اس کی ضمیمہ بردار حکومتوں کے اس قسم کے قوانین وہاں کے تمام آئینی ضوابط کے آئینہ دار ہیں اور ان سے روس کا "اصلاح کن مزدوری" کا ڈھونگ بھی کھل جاتا ہے۔ (ب۔ا۔س)

کراچی کے قونصل خانہ میں شامی تعلیمی اتاشی

دمشق ۱۶ اگست۔ شامی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ عربی زبان کی اشاعت اور عربی طرز تعلیم کی ترویج کے لئے کراچی کے شامی قونصل خانہ میں ایک تعلیمی اتاشی مقرر کیا جائے۔

قاسم مردام نے کو تہران کے شامی قونصل خانہ میں شامی مختار لاہور مقرر کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

آسٹریلیا کے لئے تازہ ترین جٹ طیارے

لندن ۱۶ اگست۔ برطانیہ کا تازہ ترین جٹ لڑاکا طیارہ ہاکر پی۔ ۱۰۸۱ جس کی تفصیل اب تک بالکل پوشیدہ ہے۔ لائسنس کے ماتحت آسٹریلیا میں بنایا جانے والا ہے۔

اسی طیارے کے بازو اوپر کو اٹھے ہوئے ہیں اور اس میں رول رائس کا بلق انجن لگا ہوا ہے۔ جون میں اسکی پہلی پرواز کے تین دن کے بعد اسے برد مسلز لے جایا گیا۔ واپسی کے ۲۱۸ میل اس نے ۲۱ منٹ میں طے کر لئے آسٹریلوی کاریگر اس وقت ہاکر کارخانہ میں اس طیارہ کی تفصیلات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

شامی مصری تجارتی تبادلہ

دمشق ۱۶ اگست توقع ہے کہ مصری ایوان تجارت کی شاخ اسکندریہ کے صدر اس ہفتہ دمشق آئیں گے۔ تاکہ دمشق کی ایوان تجارت کے صدر سے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تبادلہ میں اضافہ کے متعلق گفتگو کریں۔ اسٹار

امریکہ کے لئے برطانیہ کا خفیہ بحری اسلحہ

لندن ۱۶ اگست۔ بحری جنگ میں استعمال کے لئے اسلحہ جات جنہیں برطانوی سائنس دانوں نے انتہائی رازداری کے ساتھ تیار کیا ہے۔ اس بڑے امریکی بحری پروگرام میں شامل کر دیئے جائیں گے۔ جو ابھی تیار کیا گیا ہے۔ گزشتہ چند ہفتوں سے برطانیہ اور امریکہ کے سائنس دان اپنے خیالات اور نقشے لے کر بحر اوقیانوس کے دونوں جانب آتے جاتے رہے ہیں۔

بحری حلقہ میں اینگلو امریکی تعاون اس مقام پر پہنچ رہا ہے۔ جہاں کوئی نئی ایجاد سو فیصدی برطانوی یا سو فیصدی امریکی باقی نہیں رہے گی۔

واشنگٹن اس ترقی سے خاص طور پر متاثر ہوا ہے۔ جو برطانوی سائنس دانوں نے ایسے گائیڈڈ راکٹ کی تیاری میں کی ہے۔ جنہیں صرف بحری جہازوں ہی سے نہیں بلکہ آبدوز کشتیوں سے بھی چھوڑا جا سکتا ہے۔ (اسٹار)

رحمت اللہ کی بیون سے ملاقات

لندن ۱۶ اگست۔ ہائی کمشنر رحمت اللہ نے کل دفتر خارجہ میں مسٹر بیون سے ملاقات کی ۴

۴ خود ہائی کمشنر کی درخواست پر اس ملاقات کا انتظام کیا گیا تھا۔ پاکستان کے ایک سرکاری ذریعہ نے اسے رسمی ملاقات سے تعبیر کیا ہے۔ (اسٹار)

مصری روئی کی پیداوار میں کمی

اسکندریہ ۱۶ اگست۔ کپاس کی سی امریکی فصل کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ گزشتہ سال کی ۱۰۸۰۵۰۰۰ گانٹھ کے مقابلہ میں اس سال ۱۰۳۰۸۰۰۰ گانٹھ کی پیداوار ہوگی۔ اسکندریہ کے فیوچرس ایکسچینج کا خیال ہے۔ کہ اس امریکی پیشینگوئی کا فوری اثر یہ ہوگا۔ کہ مصری روئی کی قیمت میں اضافہ ہو جائے گا۔ ایکسچینج سے باہر اوسط اور بڑے ریشے کے کپاس کے سودے میں ۳ ڈالر کا اضافہ پایا گیا۔ جہاں تک موجودہ فصل کا تعلق ہے۔ اس امریکی رپورٹ کے باوجود اوسط قسم کے ریشے کی قیمتوں میں ۳ ڈالر کی کمی ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

لبنانی نمائندوں کی تعداد ۵۵ سے ۷۷ کر دی گئی

بیروت ۱۶ اگست پانچ گھنٹے کے مباحثہ کے بعد لبنانی ایوان نمائندگان نے ایک مسودہ قانون کو منظور کر لیا ہے۔ جس کے ماتحت ایوان کے نمائندوں کی تعداد ۵۵ سے ۷۷ کر دی جائیگی۔ چار ارکان نے مسودہ قانون کی مخالفت کی۔ جس میں ڈپٹی کمال جنبلاط بھی تھے۔ جنہوں نے کہا کہ لبنانی عورتوں کو بھی سیاسی حقوق ملنا چاہیے (اسٹار)

سنگاپور میں ماہی گیری کی تحقیقات

سنگاپور ۱۶ اگست۔ جنوب مشرقی ایشیا میں تمام برطانوی علاقوں کے لئے اس سال کے آخر تک سنگاپور میں ماہی گیری کے متعلق ایک علاقائی تحقیقاتی تجربہ گاہ قائم کی جانے والی ہے۔ جو اپنی نوعیت کی جدید ترین ہوگی۔ گریجوایٹ طلباء کے لئے سہولتیں ہوں گی۔ نیز یونیورسٹی کے طلباء کے لئے علم الحیوانات (بحری) کے بھی عارضی کورس یہاں پڑھائے جائیں گے۔ تجربہ گاہ کے پاس شمالی بورنیو تک سمندر میں کام کرنے کے لئے ایک جہاز بھی ہوگا۔ مقامی دریاؤں میں کام کے لئے ان کے پاس ایک چھوٹی لوٹر کشتی ہوگی۔ (اسٹار)

ہوائی سفر کے کرایہ میں تبدیلی

اسکندریہ ۱۶ اگست۔ مشرق وسطیٰ کی ایوی ایشن کانفرنس میں یونانی اور اطالوی نمائندوں نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ طیارے کی حیثیت کے مطابق ہوائی سفر کے کرایہ میں کمی بیشی ہونی چاہیئے۔ امید ہے۔ کہ یہ تجویز آئندہ اجلاس کے ایجنڈا میں درج کر لی جائے گی۔ (اسٹار)

تبت پر حملہ نہ کیجیے

نئی دہلی ۱۶ اگست۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ۴ چین کی کمیونسٹ حکومت کو لکھا ہے۔ کہ وہ تبت پر حملے کا ارادہ ترک کر دے۔ اور ایشیا میں مزید جنگ کی طرح نہ ڈالے

ضروری نوٹس

این۔ ڈبلیو۔ ریلوے ٹائم ٹیبل اینڈ فیئر ٹیبل اردو اور انگریزی اشاعت اکتوبر ۱۹۵۰ء میں اشتہار دینے والے اصحاب کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان اشاعتوں میں اشتہار وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۵ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ چاہیئے کہ مشتہرین اپنے اشتہار اس تاریخ سے پہلے جتنی جلد ہو سکے بھیجدیں۔

دستخط

جنرل منیجر کمرشل (پبلسٹی)

این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور